خیابان بہار ۲۰۲۴

کوئیر تھیوری کے تناظر میں ناول غبار کا تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر فضل کبیر: لیکچرار، شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور
مسرور حسین: شعبہ اردو (سینئیر سیکشن)، فضائیہ ڈگری کالج، پشاور
ڈاکٹر اتل ضیا: لیکچرار، شہید بے نظیر یونی ورسٹی، پشاور

ABSTRACT

Atiya Syed is an eminent Urdu novelist who is famous for her talent of storytelling. Her novel, غبار, is one of the best novels which touch upon a non-conventional subject. This research paper delves into the analysis of the novel in the light of the Queer Theory, which is associated with the fourth wave of feminism. Queer Theory diminishes gender-based discrimination in the society by looking into each individual as a unique human being. According to Queer Theory, it is the society which constructs an individual as a male or female. In the light of this perspective, the character of the protagonist, Ali, is analyzed. It has been deduced that first society shapes Ali as a homosexual, and then ridicules him. Through the character of Ali, the novelist criticizes the role of society in constructing gender-based roles.

Key Words: Novel, Feminism, Queer Theory, Society, Construction, Gender, Homosexual, Fiction

کلیدی الفاظ: ناول، فیمنزم، کوئیر تھیوری، معاشرہ، تعمیر، جنس، ہم جنس پرست، فکشن

زیرِ نظر مقالے کا موضوع "کوئیر تھیوری کے تناظر میں ناول غبار کا تجزیاتی مطالعہ" ہے۔ اس مقالے کی تحقیق کی نوعیت Qualitative Nature of Research ہے، جس کا بنیادی ماخذ عطیہ سید کا ناول غبار ہے، جب کہ ثانوی آخذ میں کوئیر تھیوری کے متعلق تحقیقی و تنقیدی کتابوں کے علاوہ مختلف رسائل اور جرائد میں چھپنے

والے مضامین سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری لائبریریوں کے علاوہ تحقیق کے جدید ذرائع برقی ویب سائٹ اور پی ڈی ایف کتب وغیرہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر مقالے میں پہلے عطیہ سید کا؛ پھر اس کے ناول غبار کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، اس کے بعد مذکورہ ناول کے مرکزی کردار علی کا کوئیر تھیوری کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے، اس ضمن میں پہلے کوئیر، پھر تھیوری، آخر میں کوئیر تھیوری کی وضاحت کی گئی ہے، اس کے بعد ناول غبار پر کوئیر تھیوری کا اطلاق کیا گیا ہے۔

عطیہ سید:

ا۔ تعارف:

ممتاز نقاد، مفکر اور استاد ڈاکٹر سید عبد اللہ کے گھر (لاہور) ۹ جون ۱۹۴۲ء کو پیدا ہونے والی عطیہ سید پاکستان کی دانش ور خاتون ہے۔ عطیہ سید نے ابتدائی تعلیم لاہور میں ایک پرائیویٹ سکول اور میٹرک کا امتحان ۱۹۵۶ء میں انگریزی، تاریخ، جیوگرافی، ریاضی، نفسیات اور اُردو کے ساتھ فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا۔ آپ نے ۱۹۵۸ء میں لاہور کالج برائے خواتین، لاہور سے ایف اے اور ۱۹۶۰ء میں اسی کالج سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد عطیہ نے جی سی کالج لاہور سے فلسفہ میں امتیازی حیثیت (گولڈ میڈلسٹ) سے ایم اے پاس کیا۔

عطیہ سید نے اپنی ملازمت کا آغاز ۱۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو لاہور کالج سے کیا۔ لاہور کالج برائے خواتین، لاہور کی شعبۂ فلسفہ کی صدر اور ڈین آف آرٹس کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے چکی ہے۔ پاکستان کی ادبی اور علمی حلقوں میں یہ معروف شخصیت، بین الاقوامی کانفرنسوں میں بھی ملک کی نمائندگی کر چکی ہے۔ تخلیقی ادب میں اس کی تحریریں سیاسی، نفسیاتی، اور فلسفیانہ مسائل کا احاطہ کرتی ہیں۔ عطیہ ۸۰ کی دہائی کے آخر میں پاکستانی ادب کے ادبی منظرنامے پر نمودار ہوئی۔ انفرادی اسلوب، چنیدہ موضوعات کی غیر معمولی انداز میں پیش کش؛ زبان پر کمال گرفت اور کہانی کہنے کی فطری صلاحیت کی وجہ سے فوری طور پر قارئین اور اُردو ادب کے ناقدین کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے میں کامیاب و کامران ٹھہری۔

عطیہ فلسفہ، ادب اور سماجی مسائل پر کئی کتب نذرِ قارئین کر چکی ہے۔ اس کا پہلا افسانوں کا مجموعہ شہر ہول کے نام سے ۱۹۹۵ء میں منظرِ عام پر آیا، اسی مجموعے کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۴ء میں خزاں میں کونپل (شہر ہول) کے نام سے سامنے آیا۔ ۱۹۹۵ء میں شہر ہول ہیرلڈ (کراچی) کی طرف سے Favorite Fiction of the Year قرار پا

چکا ہے۔ عطیہ کے افسانوں کا دوسرا مجموعہ حکایتِ جنوں کے نام سے ۲۰۰۱ء میں اور دشت، بارش اور رات کے نام سے افسانوں کا تیسرا مجموعہ ۲۰۱۳ء میں منظرِ عام پر آیا۔ فکشن میں افسانوں کے مجموعوں کے علاوہ عطیہ نے ۱۹۹۷ء میں غبار کے نام سے ایک ناول بھی قارئین کی نذر کیا ہے۔ زیرِ نظر مقالے کا موضوع کوئیر تھیوری کے تناظر میں غبار کا مطالعہ ہے۔

۲۔ ناول غبار کا تعارف:

۱۹۹۷ء میں منظرِ عام پر آنے والے ناول غبار کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۲ء میں سامنے آیا، جس کو سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ ناول ۱۴۴ صفحات اور ۱۴ فصلوں پر مشتمل ہے۔ بیانیہ تکنیک میں لکھا جانے والا ناول غبار کا مرکزی کردار علی ہے۔ علی کو موضوعِ بحث بنانے سے پہلے عطیہ سید کے فکشن کی تفہیم کے لیے ناول کے بیک فلیپ پر جیلانی کامران اور ڈاکٹر سلیم الرحمٰن کی آراء درج کی جاتی ہیں:

> "Atiya Syed writes good prose , understands human psychology and has an aptitude to make her fiction interesting" (1)

> "Ghobar is Atiya Syed's novel which once again reflects her command of literary techniques and ability. It is a well-written psychological study, with a singularly impressive skill she peels off the layers of various characters. The subject of the novel is one of those issues which is still considered a taboo in Pakistan" (2)

اپنے عہد کے ممتاز ناقدین کی یہ آراء ناول کی اہمیت اجاگر کرنے کے ساتھ عطیہ سید کا فکشن پر عبور کی مہر بھی ثبت کرتی ہیں۔ ناول کے موضوع پر بات کرتے ہوئے عطیہ حسین اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتی ہے:

> "غبار میں ایک پاکستانی گھریلو کہانی بیان کی گئی ہے۔ یہ ناول ایک نفسیاتی و جنسی مطالعہ ہے"(۳)

غبار کا موضوع اگرچہ نیا ہے لیکن کہانی بننے کا انداز روایتی ہے۔ ناول میں مرکزی کردار علی کے علاوہ دوسرے ایسے کردار بھی سامنے آتے ہیں، جن کے ذریعے ناول نگار زندگی کے متعلق اپنا نکتہ نظر پیش کرتی ہے۔ غبار چوں کہ ایک خاتون ناول نگار کی تخلیق ہے، اس لیے کہانی میں جگہ جگہ ایسے مسائل کی طرف اشارے بھی کر جاتی ہے، جن سے سماج میں عورت کو درپیش مسائل اور پدر سری سماج میں عورت کے استحصال کی کہانی بھی ناول کا ضمنی حصہ بنتا ہے۔ ناول کی ضمنی کہانیوں سے صرف نظر کر کے زیر نظر مقالے میں ناول کے مرکزی کردار علی کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔

۳۔ کوئیر تھیوری کے تناظر میں "علی" کا مطالعہ:

ا۔ کوئیر تھیوری:

ا۔ کوئیر:

اُردو زبان میں "کوئیر" انگریزی لفظ "Queer" کا متبادل ہے۔ ڈاکٹر اقبال آفاقی نے اپنی کتاب مابعد جدید اصطلاحات (اشاعت دوم، دسمبر ۲۰۱۸ء) میں "کوئیر" کے لیے "عجب" (اُردو زبان میں یہ لفظ بہ طورِ اصطلاح رواج نہ پا سکا) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق کوئیر کے معنی ہیں:

"Strange , unusual or not expected"(4)

اُردو زبان میں لفظی معنی "عجیب" یا "ایسا کچھ جس کا رواج نہ ہو"۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق لفظ "کوئیر" جب بہ طورِ اسم استعمال ہوتا ہے، تو اس کی تعریف یہ ہے:

"a person whose gender identity or sexuality does not fit society's traditional ideas about gender or sexuality"(5)

مذکورہ ڈکشنری کے مطابق لفظ "کوئیر" جب بہ طورِ فعل استعمال ہوتا ہے، تو اس کی تعریف یہ ہے:

"to change something so that it doesn't not relate only to one gender , either male or female , or so that it no

longer fits traditional ideas about gender or sexuality"(6)

۲۔ تھیوری:

تھیوری انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق اس کے لغوی معنی " (7) "an idea کے ہیں۔ اُردو زبان میں تھیوری کا ترجمہ " نظریہ " کے ہیں۔ تھیوری سائنسی رویہ ہے۔ ادب میں متن کو سمجھنے کے لیے تنقیدی یا ادبی تھیوری جیسی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ قاسم یعقوب اپنے تحقیقی مقالے میں تنقیدی تھیوری کے متعلق لکھتا ہے:

"تھیوری متن کے تشکیلی نظام کو سمجھنے کا سائنسی (معروضی) نقطہ نظر ہے"(۸)

متن کے مختلف شیڈز سمجھنے کے لیے تھیوری متن کی تشکیل، اصل اور معنی کی حقیقت پر سوچتی ہے۔ قاسم یعقوب کے الفاظ میں:

"تھیوری بعض اوقات فلسفیانہ قضایا کی طرح کسی متن کے نظامِ فکر کا مطالعہ کرتی ہے۔ فلسفیانہ سے مراد کسی بھی فکری نظام کا منضبط اور مربوط معروضی مطالعہ ہے جس میں کسی نظریے یا مفروضے کے غلط یا صحیح ہونے سے بحث کی جاتی ہے" (۹)

اس لحاظ سے تھیوری تحقیقی صورت اختیار کر لیتی ہے اور اپنے سائنسی ہونے پر مہر ثبت کرتی ہے۔

۳۔ کوئیر تھیوری:

لفظ "کوئیر" اور "تھیوری" جب مرکب صورت میں ڈھلتا ہے، تو فیمنزم کی چوتھی لہر سے تعبیر کی جانے والی نئی اصطلاح "کوئیر تھیوری" وجود میں آتی ہے۔ کوئیر تھیوری کیا ہے؟ اس کا آغاز کب ہوا؟ ناول غبار پر اس کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے؟ اس قسم کے سوالات اس مقالے کا موضوع ہے۔

کوئیر تھیوری کی اصطلاح ۹۰ کی دہائی میں سامنے آئی۔ پیٹر بیری (Peter Barry) (پ: ۱۹۴۷ء) اپنی کتاب *Beginning theory* میں لکھتا ہے:

"These terms date (at least in their institutional acceptance) from the 1990 conference on 'queer

theory' at the University of California , Santa Cruz"(10)

کوئیر تھیوری کا آغاز کہاں سے ہوا ؟ یا اس کی جڑیں کہاں ملتی ہے ؟ اس کے متعلق اپریل ایس کیلس (April S.Callis) لکھتا ہے:

"queer theory has part of its root structure within the queer political movement of the late 1980s and early 1990s. However, queer theory also arose from the gay and lesbian academic endeavours that began in the 1960s and 1970s" (11)

کوئیر تھیوری اس بات پر زور دیتی ہے کہ کوئی بھی انسان مرد اور عورت نہیں ہوتا؛ بل کہ سماجی اقدار اس کی جنس کا تعین کرتی ہے۔ کوئیر تھیوری کے مطابق سارے انسان حیاتیاتی حوالے سے برابر ہوتے ہیں۔ مرد اور عورت کا تصور معاشرے کا تشکیل کردہ تصور ہے۔ کوئی بھی شخص حیاتیاتی حوالے سے مرد ہو کر نفسیاتی حوالے سے عورت ہو سکتا ہے یا کوئی بھی شخص حیاتیاتی حوالے سے عورت ہو کر نفسیاتی حوالے سے مرد ہو سکتی ہے۔ کوئیر تھیوری پر اس لحاظ سے ژونگ (۲۶ جولائی ۱۸۷۵ء۔ ۶ جون ۱۹۶۱ء) کے اینما اور اینمس کے اثرات بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں؛ جس کے مطابق ہر مرد کے اندرون میں عورت کا اور ہر عورت کے اندرون میں مرد کا ہونا ممکن ہے۔ کوئیر تھیوری کے ضمن میں مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نظریہ بنیادی طور پر جنس اور صنف کو مختلف خانوں میں تقسیم کرتا ہے۔

کوئیر تھیوری کی مندرجہ بالا وضاحت اس کو لیزبین فیمنزم (وومن سنٹرڈ) سے علاحدہ کر کے پس ساختیات سے اس کی سرحدیں ملاتی ہے۔ جس کا بنیادی نکتہ نظر بائنری اپوزیشن کی رد تشکیل ہے۔ پیٹر بیری لکھتے ہیں:

"One of the main points of post-structuralism was to 'deconstruct' binary opposition (like that between speech and writing, for instance) showing, firstly, that the distinction between paired opposites is not absolute" (12)

کوئیر تھیوری جنس کی رد تشکیل کر کے کسی انسان کو جنس کی سطح سے بلند کر کے صنفی سطح پر شناخت دینے کی کوشش کرتی ہے۔

ابتدا میں کوئیر تھیوری اپنی بنیاد ایل جی بی ٹی سٹڈیز پر رکھتی ہے اور جنس کی بنیاد پر سماجی اقدار کو چیلنج کرنے کے مطالعے پر زور دیتی ہے، لیکن بعد میں وہ ایل جی بی ٹی سے خود کو علیحدہ کر کے نہ صرف یہ کہ جنس بل کہ کلاس (امیر، غریب)، ذات اور رنگ (سفید، کالا) کو بھی اپنے حدودِ مطالعہ میں شامل کرتی ہے۔ کوئیر تھیوری کا یہ طرز مطالعہ اس کے ڈانڈے مارکسی فکر سے بھی ملاتے ہیں۔ یاد رہے کہ کوئیر تھیوری کے بنیاد گزاروں میں جیودتھ بٹلر (Judith Butler)(پ: ۲۴ فروری ۱۹۵۶ء)، لارنس برلنٹ (Lauren Berlant)(۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء۔ ۲۸ جون ۲۰۲۱ء)، مائیکل وارنر (Michael Warner)(پ: ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)، ایو کوسوفسکی سیجویک (Eve Kosofsky Sedgwick)(۰۲ مئی ۱۹۵۰ء۔ ۱۲ اپریل ۲۰۰۹ء) قابلِ ذکر ہیں۔

۴۔ کوئیر تھیوری، اطلاق: علی کا کردار:

غبار کا مرکزی کردار علی جسمانی لحاظ سے کم زور، نازک اور لڑکیوں جیسی صفات کا حامل ہے۔ بچپن ہی سے وہ اپنی جسمانی نزاکت کی وجہ سے مختلف نفسیاتی الجھنوں کا شکار رہتا ہے۔ ناول میں وہ ایک سہمی ہوئی شخصیت کے روپ میں سامنے آتا ہے۔ ماں اس کی عادتوں سے بے زار ہوتی ہے اور باپ قہرِ مجسم۔ علی کا بڑا بھائی حسین اس کا آئیڈیل تھا لیکن وہ حسین تھا نہ ہی حسین کی طرح بن سکتا تھا۔ امریکہ میں سمگلنگ کا کاروبار کرنے والا علی کا باپ علی کی شخصیت کو نفسیاتی الجھنوں میں مبتلا کرنے والا پہلا شخص ہوتا ہے، پھر اس کی ماں اس کی بجائے حسین کو اپنی امیدوں کا محور و مرکز بنا کر علی کی اہمیت پر سوالیہ نشان ثبت کرتی ہے۔ اس طرح علی کی نفسیات پر گھر سے ہی پہلا وار کیا جاتا ہے۔ گھر، جو کسی بھی انسان کے لیے سماج کی ابتدائی صورت مہیا کرتا ہے، علی کی زندگی میں پہلی بار خوف، مایوسی اور ڈر کا سامان یہی پیدا ہوتا ہے۔

علی کے معصوم ذہن پر پہلا وار اس وقت ہوتا ہے، جب اس کی امی، ابو اور حسین کسی شادی کی تقریب میں گئے ہوتے ہیں، تو علی وقت گزاری کے لیے اپنی امی کے لپ اسٹک اپنے ہونٹوں پر اور نیل پالش اپنے ناخنوں پر لگاتا ہے۔ بعد میں وہ اپنی امی کی طرف سے اس عمل کو تخریب کاری قرار دے کر ڈرنا شروع کرتا ہے۔ اس ضمن میں ناول کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:

"علی ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے باہر کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ وہ دھڑکتے دل اور ڈولتے قدموں کے ساتھ گودام میں بستروں والی پیٹی کے پیچھے دبک گیا اور وہیں چھپا رہا___ رات بھر__ لرزتا ہوا___ خوفزدہ۔ صبح گھر والوں نے اسے بالآخر ڈھونڈ نکالا۔ اسے اس دن کی ذلت آج بھی یاد تھی"(۱۳)

معاشرہ مردوں کے لیے لپ اسٹک اور نیل پالش کا استعمال گناہ تصور کرتا ہے یا معاشرہ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ چیزوں کو خاص کرتا ہے۔ سماج کی اس تشکیل کے زیرِ اثر علی بھی خود کو گناہ گار سمجھتا ہے۔ وہ سزا سے بچنے کے لیے رات بھر گھر میں ایسی جگہ چھپتا ہے، جسے عرفِ عام میں گودام کہا جاتا ہے۔ علی کا گودام میں چھپنا معاشرے سے فرار کے معنوں میں بھی لیا جا سکتا ہے بہرحال یہاں سے علی کے کردار کی تعمیر کا پہلا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ اپریل ایس کیلس لکھتا ہے:

"Queer theory is a segment of academic thought that focuses on the constructedness of gendered and sexual identities and categorization. To the queer theorist, heterosexuality and homosexuality are binary social constructs that hold saliency only in certain historical moments, rather than descriptors of innate sexual types" (14)

گھر سے نکل کر جب علی کیڈٹ کالج جاتا ہے، تو اس کی ملاقات بابر سے ہوتی ہے۔ علی کے لیے گھر کے باہر بابر پہلا شخص ہے؛ جو علی کو اس کی نزاکت کی وجہ سے پسند کرنے لگتا ہے۔ یہ پسندیدگی انتہائی غیر محسوس طریقے سے علی کو یہ احساس دلاتی ہے، کہ وہ بہ ذات خود مکمل نہیں ہے؛ اسے مکمل ہونے کے لیے کسی دوسرے کی ضرورت ہے۔ اس پر مستزاد کالج (سماج) میں باقی سارے لوگ ان دونوں کو ایک دوسرے کا منفی اور مثبت بلانا شروع کرتے ہیں۔ بہ طورِ مثال ناول سے اقتباس درج کیا جاتا ہے:

"علی کی رنگت دودھیا تھی اور بابر کی سیاہی مائل۔ اس نسبت سے کئی شرارتی لڑکوں نے انھیں رضیہ سلطان اور یاقوت حبشی کی جوڑی قرار دے دیا۔ بعض ایسے بھی

تھے جو بابر کو اس کا Negative کہتے تھے۔ اگر کبھی کبھار بھولے سے علی اکیلا ہوتا تو فوراً اس سے سوال کرتے۔ "بھئی! وہ تمھارا Negative کہاں ہے؟"(۱۵)

بابر کے بعد عثمان اور علی جب فلم دیکھنے کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ فلم کی ہیروئن پر بحث کرتے ہیں ؛تو علی ہیروئن میں کوئی دل چسپی ظاہر نہیں کرتا، اس دوران؛ عثمان، علی سے پوچھتا ہے:

"اچھا بتاؤ تمھیں کون سی اداکارہ یا اداکارائیں پسند ہیں؟ کچھ تمھارے ذوق کا بھی تو پتہ چلے۔

علی کی خفت میں اضافہ ہو گیا اور اس کی رنگت گلابی ہو گئی۔

بھئی! دراصل مجھے ہیروئن پر زیادہ غور کرنے کی عادت نہیں۔

اور ہیرو پر____؟

ہیرو____؟ ہاں ان کے بارے میں، میں تمھیں اپنی پسند بتا سکتا ہوں۔ ویسٹرن موویز کے ہیروز میں مجھے کلنٹ ایسٹ وڈ پسند ہے۔ اس کے علاوہ چارلس برانسن اور سٹیو مے کوین"(۱۶)

سماج پہلے علی کے لیے ایک کردار (ہم جنس پرست) کا انتخاب کرتا ہے، پھر اسے استعجاب آمیز نگاہوں سے دیکھ کر علی کی نفسیات میں کھلبلی مچاتا ہے۔ ناول کی کہانی میں کالج میں تقریری مقابلے کے لیے آئے ہوئے لڑکیوں میں زہرا، جب علی سے لائبریری کا پوچھ کر اس سے باتیں کرنا شروع کرتی ہے، تو یہ کہتی ہے:

"علی! آپ لڑکیوں کی طرح نازک اور خوب صورت ہیں۔

جی___جی___؟ علی ہکلانے لگا۔

ایک شوخ و شنگ قہقہہ فضا میں بلند ہوا اور سخت بھاری پتھر کی طرح علی کے شرمیلے وجود پر آن گرا۔

"ویسے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آج کل ماچو قسم کے کڑیل جوانوں کے بجائے Pretty boys کا رواج ہے۔

ابھی علی اس تیکھے وار سے سنبھلا بھی نہیں پایا تھا کہ زہرا نے آخری مہلک حملہ کر دیا۔

میں نے سنا ہے___ شاید غلط ہو، لیکن مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آپ لڑکوں میں
بہت مقبول ہیں، بہ نسبت لڑکیوں کے۔ کہیں آپ وہ تو نہیں؟"(۱۷)

طنز و تشنیع کا یہ سلسلہ رکتا نہیں ہے، بل کہ کالج میں پرواز کی مشق کے دوران سکواڈرن لیڈر حبیب، علی سے کہتا ہے:

"مرد بنو، علی! مرد۔

یس سر۔ بوکھلائے ہوئے علی نے کہا۔

لگتا ہے تم نے ابھی تک کسی عورت کو جنسی طور پر فتح نہیں کیا۔

یس سر۔ علی احمقوں کی طرح فوجی ضابطے کے مطابق اپنے انسٹرکٹر کی ہاں میں ہاں
ملائے جا رہا تھا۔

کیا تم نامرد ہو؟"(۱۸)

ناول نگار علی کو مثبت (بغیر لفظ مثبت لکھے ہوئے) اور بابر کو نیگیٹو قرار دے کر سماج کے اس رویے پر نہ صرف یہ کہ احتجاج کرتا ہے، بل کہ علی کی شخصیت پر اپنی تمام تر کمزوریوں (جسے سماج نے کمزوری قرار دیا ہے) کے ساتھ اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ رنگ کی بنیاد پر دونوں کو یاقوت اور حبشی کی جوڑی قرار دے کر علی کے ارد گرد لوگوں کا در حقیقت وہ رویہ ہے، جس سے کوئیر تھیوری بحث کر کے اس تفریق کو مٹانا چاہتی ہے۔ علی اور بابر کی دوستی کو ہم جنس پرستی پر محمول کر کے سماج علی کا کردار بہ طورِ ہم جنس پرست تعمیر کرتا ہے۔ نتیجتاً علی خود کو ہم جنس پرست تصور کر کے ہم جنس پرستوں کے عادات و اطوار اپنانا شروع کرتا ہے:

"علی عثمان کی باتوں کا جواب دے رہا تھا، لیکن اس کی نگاہیں عثمان کے چوڑے چکلے
سفید سینے پر مرکوز تھیں۔ دراصل وہ یہ دیکھ رہا تھا کہ سفید پس منظر میں سیاہ بالوں
کے گچھے کس قدر دلفریب دکھائی دے رہے ہیں۔ اس سے پہلے اسے عثمان کے
عریاں حسن کو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا"(۱۹)

عثمان کے علاوہ جمی کی طرف علی کا جھکاؤ بھی دراصل معاشرے کی طرف سے علی کو دی گئی شناخت کا تسلسل ہے۔ ایک ایسی شناخت، جو علی کا جسم پہن تو لیتا ہے، لیکن ایک عرصے تک اسے اپنا نہیں پاتا۔

کوئیر تھیوری کے مطابق کسی انسان کے جنسی میلان میں وقت گزرنے کے ساتھ تبدیلی آسکتی ہے۔ لوئس

ٹائسن (Lois Tyson) اپنی کتاب *Critical Theory today* میں لکھتا ہے:

"Our sexuality may be different at different times over the course of our lives or even at different times over the course of a week because sexuality is a dynamic range of desire " (20)

علی کے جنسی میلان میں تبدیلی کسی نارمل انسان کی شخصیت میں وقت گزرنے کے ساتھ آنے والی تبدیلی کی طرح ہے، لیکن سماج اسے ابنارمل قرار دیتی ہے؛ نتیجتاً علی کئی نفسیاتی مسائل کا شکار رہنے لگتا ہے۔ پائلٹ کورس میں ناکامی کو علی اپنی زندگی کی ناکامی سمجھ کر مختلف نفسیاتی الجھنوں کا اسیر ہو جاتا ہے۔ علی خود کو ناکام انسان سمجھنے لگتا ہے۔ چوں کہ انسان سماجی جانور ہے اس لیے اپنے گرد و پیش کے طنز و تشنیع کا شکار بننے والی علی کی شخصیت میں ڈر یا ناکامی کا خوف شامل ہونا فطری عمل ہے۔ اس سلسلے میں ناول سے اقتباس ملاحظہ ہو:

"میں جب پرواز کی مشق کرتا ہوں تو میری ساتھ والی سیٹ پر انسٹرکٹر کے بجائے ایک اندھا خوف آبیٹھتا ہے، جو آہستہ آہستہ مجھے جکڑ لیتا ہے۔ حتیٰ کہ میرے ہاتھ، میرے بازو، میری ٹانگیں اور میرے پاؤں__ مفلوج ہو جاتے ہیں۔ میں انسٹرکٹر کی کسی ہدایت پر بھی صحیح عمل نہیں کر سکتا۔

یہ خوف کس چیز کا ہے؟

ناکامی کا ڈر__ ناکامیوں کی ہیبت، جو میری ہر کوشش کی نفی کرتی ہے" (۲۱)

علی کی ذات یا اندرون میں خوف اس قدر سما جاتا ہے کہ وہ خواب میں ننجا نامی ایک کردار دیکھنے لگتا ہے۔ علی کے خواب تک کی زندگی خوف کے سائے میں سانس لینے لگتی ہے۔ سماج (خارجی حوالہ) کی طرف سے علی کی نئی شناخت کے بارے میں عطیہ حسین اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتی ہے:

"علی فطرتاً کمزور، بزدل اور ڈرپوک پیدا نہیں ہوا بلکہ خارجی حالات مثلاً۔۔۔۔۔ یہ تمام واقعات ایسے تھے۔ جنھوں نے علی کے اندر طلاطم بپا کر دیا اور وہ ذہنی اور جسمانی طور پر کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے" (۲۲)

اس خوف کے ساتھ ایک عرصہ گزارنے کے بعد ناول کے آخر میں علی اپنی شخصیت پر اعتماد کا اظہار کرنا

شروع کرتا ہے اور معاشرے کی تشکیل کردہ تصور کو رد کرتا ہے۔ علی کہتا ہے:

"ہاں____ یہ میں ہوں۔ علی نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے سوچا۔

یہ میں ہوں___اپاہج__معذور__مسخ شدہ_یا عجیب الخلقت__مجھے زندہ رہنے
کا حق ہے__اور کسی کو حق نہیں کہ وہ مجھ سے یہ حق چھین لے"(۲۳)

کوئیر تھیوری علی کے اس عمل کو اپنا موضوع بناتی ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل کرنے کا خیال پیش کرتی ہے، جہاں جنس، رنگ یا ذات کی بنیاد پر تفریق نہ ہو۔

حوالہ جات

۱) جیلانی کامران، "غبار" بیک فلیپ، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء)

۲) ڈاکٹر سلیم الرحمٰن، "غبار" بیک فلیپ، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء)

۳) عطیہ حسین، "عطیہ سید کی فکشن میں نفسیاتی اور فلسفیانہ عناصر: تجزیاتی مطالعہ"، (تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اُردو، اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۱۸ء-۲۰۲۰ء)، ص ۱۱۵

۴) https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/queer

۵) ایضاً

۶) ایضاً

۷) https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/theory

۸) محمد قاسم یعقوب، "اُردو میں تنقیدی تھیوری کے مباحث (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)"، (تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو، اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۱۹ء)، ص ۱۱

۹) ایضاً

10) Peter Barry, "*Beginning theory*" , (Manchester : University Press , 2009) , Pg 138

11) April S.Callis , "*Playing with Butler and Foucault : Bisexuality and Queer Theory*" , (Journal of Bisexuality, 2009) , pg 215

12) Peter Barry, "*Beginning theory*" , Pg 138

۱۳) عطیہ سید، "غبار"، ص ۱۱

14) April S.Callis , "*Playing with Butler and Foucault : Bisexuality and*

Queer Theory" , pg 215

۱۵) عطیہ سید، "غبار"، ص۹

۱۶) ایضاً، ص۳۵

۱۷) ایضاً، ص۵۱، ۵۲

۱۸) ایضاً، ص۵۶

۱۹) ایضاً، ص۳۳

20) Lois Tyson, "*critical theory today*" , (London : Routledge Taylor and Francis Group , second edition) , Pg 335

۲۱) عطیہ سید، "غبار"، ص۴۶

۲۲) عطیہ حسین، "عطیہ سید کی فکشن میں نفسیاتی اور فلسفیانہ عناصر: تجزیاتی مطالعہ "، ص۱۲۷

۲۳) عطیہ سید، "غبار"، ص۱۴۴